امت مسلمہ کی اکثریت نے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو اپنا مشکل کشاء اور حاجت روا مان لیا ہے اور بکثرت لوگ ان کے مزارات اور خود ان کے پاس بھی جاتے ہیں جبکہ کچھ لوگ انہیں اس عقیدہ سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ انہیں سمجھاتے ہیں کہ ان کے پاس جانا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنکی تم عبادت کرتے ہو وہ تو اپنے لئے بھی کچھ نہیں کر سکتے، چہ جائیکہ وہ تمہارا بیڑا پار کریں اور پھر ایک طویل فہرست آیات کی پیش کر دی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک موحد اور ایک عام آدمی کا مکالمہ ملاحظہ فرمائیے!

مُوَحِّد: تم اپنے آپ کو بڑا مسلمان سمجھتے ہو لیکن جب دیکھو کبھی تم کسی مزار پر نظر آتے ہو تو کبھی کسی اپنے خود ساختہ بنائے ہوئے رہنما، پیشواء، پیر، فقیر کے پاس، تمہیں تو صرف اور صرف اللہ کے حضور حاضر ہونا چاہئے۔ ان قبروں، آستانوں اور پیروں، فقیروں کو چھوڑو۔

عام مسلمان: بھائی مسجد میں تو پانچ وقت کی حاضری ہوتی ہے اور اپنے رب کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعائیں مانگتا ہوں۔

مُوَحِّد: تمہاری یہ تمام عبادتیں رائیگاں جائیں گی کیونکہ تم قبروں اور آستانوں پر جا کر شرک کرتے ہو۔

عام مسلمان: بھائی! ہم شرک کیسے کرتے ہیں ذرا ہمیں سمجھاؤ تو سہی۔

مُوَحِّد: پورے جوش میں! اللہ تعالیٰ نے قبروں، پیروں، فقیروں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے۔

عام مسلمان: بھائی! وہ کیسے؟

مُوَحِّد: دیکھو بیشمار آیات ہیں ملاحظہ کرو مثلاً!

قُلْ

فرما دیجئے

أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ

کیا تم اللہ کے سوا اس کو پوجتے ہو جو نہ تمہارے کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ کسی نفع کا اور اللہ ہی

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ سورۃ مائدہ

بہت سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ (۷۶)

اور جیسا کہ سورۃ العنکبوت میں بھی ہے!

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر (دوسرے) مددگار بنا لئے مکڑی کی

الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

سی مثال ہے اس نے (جالے کا) گھر بنایا اور اس میں شک نہیں کہ سب گھروں سے زیادہ کمزور یقیناً مکڑی

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱

سورۃ عنکبوت

کا گھر ہے کاش وہ جانتے۔ (۴۱)

اور اس کے علاوہ سورۃ الحج

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ

اے لوگو ایک مثال بیان کی گئی اسے کان لگا کر سنو یقیناً

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

اللہ کو چھوڑ کر تم جن (بتوں) کی عبادت کرتے ہو (اگر) وہ ایک مکھی بھی (بنانا چاہیں تو) ہرگز نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر جمع

لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ

ہو جائیں اور (پیدا کرنا تو درکنار) اگر کبھی ان سے کوئی چیز مکھی لے جائے تو اس کو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے طالب

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝۷۳

سورۃ حج

اور مطلوب دونوں کمزور ہیں۔ (۷۳)

اس کے علاوہ سورۃ الزمر

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ

لوگو سن لو خالص بندگی اللہ ہی کے لئے ہے

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سوا شریک بنا رکھے ہیں (کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر صرف اس لئے کہ یہ ہمیں

اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ

اللہ کے قریب کر دیں بیشک اللہ ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا جس چیز میں یہ اختلاف کر رہے ہیں یقیناً

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳

سورۃ زمر

اللہ رہنمائی نہیں فرماتا اسے جو نہایت جھوٹا بڑا ناشکرا ہو۔ (۳)

اوراس کے علاوہ سورۃ الاحقاف

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
آپ فرمائیں ذرا بتاؤ تو تم اللہ کو چھوڑ کر
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
جن کی پوجا کرتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین کا کون سا جز بنایا یا آسمانوں (کے بنانے) میں
فِي السَّمٰوٰتِ ۭ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
ان کا کچھ حصہ ہے؟ لاؤ میرے پاس اس سے پہلی کوئی کتاب یا (پہلے) علم کا کچھ بچا ہوا (حصہ)
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (سورۃ الاحقاف)
اگر تم سچے ہو۔ (۴)

بھی پڑھ لو۔

عام مسلمان: بھائی! آپ نے اتنی آیات پیش کر دیں اس سے تو یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ اس وقت کے عرب لوگ بھی اپنے اپنے پیروں، فقیروں اور قبروں پر جاتے ہونگے، کیونکہ بقول تمہارے ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو وہاں جانے سے روک رہا ہے، بھلا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو اس زمانہ میں ایسا کرنے سے منع فرما رہا ہے وہ اس زمانہ کے مسلمان یعنی صحابہ کرام تھے یا کوئی اور لوگ۔

مُوَحِّد: ارے توبہ کرو، وہ صحابہ کیسے ہو سکتے ہیں، بھلا صحابہ ایسا کام کیوں کرنے لگے۔ یہ کام کرنے والے لوگ تو اس زمانے کے مشرکین تھے۔

عام مسلمان: تو وہ مشرکین کیا قبروں اور آستانوں یا کسی پیر فقیر کے پاس جایا کرتے تھے، اگر وہ پیروں، فقیروں کے پاس جایا کرتے تھے تو ذرا ان پیروں، فقیروں کے نام تو بتا دو اور اگر وہ قبروں پر حاضری دیا کرتے تھے تو ان قبروں کی نشاندہی کر دو؟

مُوَحِّد: ارے وہ کسی قبر پر تو جا ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا تصور ہی نہیں ہے چہ جائیکہ وہ کسی قبر والے کو زندہ سمجھ کر وہاں اس کی قبر کے پاس بیٹھیں اور اس سے مانگیں اور اس زمانہ میں تو کوئی پیر، فقیر تھے ہی نہیں کہ جن کے پاس یہ مشرکین جاتے۔

عام مسلمان: ارے بھائی! ذرا غور تو کرو کہ تم کہہ کیا رہے ہو، وہ آیات پڑھ پڑھ کر ہمیں قبروں اور پیروں کے پاس جانے سے روکتے ہو جو کہ اس سلسلہ میں نازل ہی نہیں ہوئی ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ ہیرے کی قیمت بجری بنانے والی فیکٹری میں جا کر پوچھی جائے کہ بتاؤ ہیرے کی کیا قیمت ہے۔ تو وہاں سے یہی جواب ملے گا کہ بھائی یہ تو بجری کی فیکٹری ہے، جوہری کی دکان نہیں۔ اگر ہیرے کی قیمت پوچھنی ہے تو کسی جوہری کی دکان پر جا کر پوچھو۔ اے بھائی مسلمانوں کو اتنا بڑا دھوکہ تو نہ دو اور کلمہ گو مسلمانوں کو خواہ مخواہ جہنمی نہ بناؤ اور انہیں بلا وجہ مشرک قرار نہ دو! یہ تو ایسی بات ہے کہ شراب کی حرمت کی آیات پڑھ

پڑھ کر صندل اور الائچی کے خوشبودار شربتوں کو حرام قرار دیا جانے لگے، بھائی وہ مشرکین اور انکے بت ہیں جبکہ یہاں تو مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے مقدس بندے ہیں۔ تم مسلمانوں کو مشرکین اور انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کو بتوں پر قیاس نہ کرو، اس طرح تو مفہوم قرآن بدل کر رہ جائیگا اور پورا دین مسخ ہو جائیگا۔

مُوَحِّد: ارے کیسی بات کہتے ہو، دیکھو جس طرح کہ ہندو جو بتوں کے پجاری ہیں وہ اپنے بتوں کو غسل دیا کرتے ہیں، یہ مسلمان بھی اپنے بزرگوں کی قبروں کو غسل دیتے ہیں ذرا مشرکوں اور ہندوؤں سے ان کی مشابہت تو دیکھو کتنی ہے، بالکل وہی مشرکانہ طور طریقے معلوم ہوتے ہیں۔

عام مسلمان: ارے بھائی! اگر مشابہت کی بات کرتے ہو تو اس طرح تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے!

(1) ہندوؤں کے نزدیک گنگا اور جمنا کا پانی متبرک ہے اور تمہارے نزدیک زم زم اور حوض کوثر کا پانی۔

(2) ہندو پتھروں کو چوما کرتے ہیں اور تم حجر اسود کو۔

(3) ہندو بتوں کی طرف منہ کر کے سجدہ کرتے ہیں اور تم بھی پتھروں کے بنے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے سجدہ کرتے ہو۔

مُوَحِّد: ارے کیسی بات کرتے ہو بھائی! زم زم کے پانی کو تو اللہ تعالیٰ نے متبرک قرار دیا ہے۔

عام مسلمان: بہر حال مشابہت تو پائی گئی ہے۔ اچھا تو یہ بتاؤ کہ خانہ کعبہ شریف کو غسل دینا اور بتوں کو غسل دینا، کیا ایک جیسا نہیں لگتا؟ یہ غسل کعبہ کا حکم کونسی آیت یا حدیث میں آیا ہے۔

مُوَحِّد: لاجواب ہوتے ہوئے! ارے توبہ کرو یہ خانہ کعبہ اور وہ بت ہیں، تمہاری باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

عام مسلمان: اچھا یہ بتاؤ کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا خلفائے راشدین کے زمانہ میں غسل کعبہ ہوا کرتا تھا تو اس میں کس کس صحابی نے شرکت فرمائی تھی؟

مُوَحِّد: ارے کیا بات کرتے ہو! ہم یہ بات مانتے ہیں کہ غسل کعبہ پہلے نہ ہوا کرتا تھا مگر اس کے کرنے میں مضائقہ ہی کیا ہے۔

عام مسلمان: اے بھائی! ذرا سوچو تو سہی کیا کعبہ شریف کو غسل دینا بدعت نہ ہوا۔

مُوَحِّد: بدعت تو ہے مگر اس کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اس لئے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ دین نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا نہیں ہے۔

عام مسلمان: اے بھائی! یہی تو ہم کہتے ہیں ہر وہ نیا کام جسے دین منع نہ کرے اس کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہئے اور اسے بدعت، بدعت کی رٹ لگا کر، ناجائز، حرام اور شرک و بدعت کہہ کر رد نہیں کر دینا چاہئے۔

مُوَحِّد: لاجواب ہو کر بات بدلتے ہوئے ارے تم تو کہاں کی بات کہاں لے آئے ہو۔ بات تو ہو رہی تھی قبروں اور پیروں سے

متعلق، یہ بتاؤ کہ تم مقدس بندوں کے پاس جانے کو ضروری کیوں قرار دیتے ہو۔ اس کے جواز کے کیوں قائل ہو جبکہ ہم نے تمہیں کئی آیات پڑھ کر سنائی ہیں کہ ان کے پاس جانا جائز نہیں۔

عام مسلمان: اے بھائی پھر تم وہی بات کر رہے ہو جس کا ہم جواب دے آئے ہیں برائے مہربانی بتوں والی آیات پڑھ پڑھ کر انبیاء کرام اور اولیاء اللہ پر چسپاں نہ کرو یہ تو میں ابھی ثابت کروں گا کہ ہم انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے پاس کیوں جاتے ہیں۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ بتوں والی آیات میں تم لوگ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شان کو تلاش کرتے ہو اور بتوں والی آیات کا حکم ان مقدس شخصیات پر لگاتے ہو یہ کتنا بڑا ظلم و ستم ظریفی ہے۔ اگر ان مقدس حضرات کی شان تلاش کرنی ہے تو وہ بتوں والی آیات میں نہ ملیں گی بلکہ ان آیات میں ملیں گی جو خود ان بزرگ ہستیوں کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں۔

مُوَحِّد: ذرا تم خود ہی وہ آیات پیش کر دو جن سے ان مقدس شخصیات اور بتوں کے درمیان فرق واضح ہو جائے تا کہ ہماری سمجھ میں بھی یہ بات آجائے کہ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔

عام مسلمان: سرِ دست تو اتنا عرض کروں گا کہ بتوں والی آیات میں تو رب العالمین کا یہی پیغام بار بار آرہا ہے کہ تم ان کے پاس مت جاؤ اور نہ ان سے کچھ مانگو وہ تمہیں کچھ بھی نہیں دے سکیں گے مگر جب پیارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو سورۃ المنافقون میں یوں ارشاد ہوتا ہے!

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ

اور جب ان سے کہا جائے آؤ اللہ کے رسول تمہارے لئے مغفرت

اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵

طلب کریں (تو اور لوجہ ہو) اپنے سر ملکاتے ہیں اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آپ سے) رکتے ہیں۔ (۵)

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ

ان پر یکساں ہے آپ ان کے لئے معافی چاہیں یا ان کے لئے معافی نہ چاہیں اللہ انہیں ہر گز

اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶

(سورۃ منافقون)

معاف نہ فرمائے گا بیشک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔ (۶)

دیکھو اے میرے بھائی! یہ فرق ہے انبیاء کرام اور بتوں میں، کہ بتوں کے پاس جانے سے انسان جہنمی اور مشرک ہو جاتا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر نہ ہونے سے انسان جہنمی اور کافر ہو جاتا ہے، بتوں سے مانگے تو دوزخی ہو جائیگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اپنے لئے دعائے استغفار کرانے سے جنتی ہو جاتا ہے۔

دوسرا فرق: کہ بتوں کے پاس عقیدت و احترام کے ساتھ جانے سے بندہ گنہگار ہو جاتا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے اللہ کے حکم سے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آجاتے آپ کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

اور مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول، تو ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا (٦٤) سورۃ النساء

دیکھو بھائی! یہ فرق ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور بتوں میں کہ بتوں کے پاس جانے سے بندہ گنہگار ہو جاتا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ عظیم بارگاہ ہے کہ ان کے پاس حاضر ہونے سے گناہ دھل جاتے ہیں اور مزید یہ کہ اللہ کی رحمت بھی برستی ہے۔

مُوَحِّد: ارے تم کیسی بات کرتے ہو! اس مسلمان کی بخشش تو اس بناء پر ہوئی تھی کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی بھلا اس میں رسول کا کیا تعلق؟

عام مسلمان: اے بھائی! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ صرف استغفار کرنے کی بناء پر بخشا گیا تب یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو یوں کیوں فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں آجاؤ اور پھر رسول بھی تمہارے لئے دعا مغفرت فرمائیں تب جا کر تمہاری بخشش ہوگی اور جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ درست ہوتی تو اللہ تعالیٰ بھی یوں فرماتا کہ رسول کے پاس نہ جانا اگر گئے تو مشرک ہو جاؤ گے اور کبھی بھی بخشے نہ جاؤ گے بلکہ حجروں اور کمروں میں بند ہو کر محض اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت مانگو تب جا کر تمہاری بخشش ہوگی۔

مُوَحِّد: تو یہ بتاؤ کہ ابھی تم نے سورۃ المنافقوں کی آیت پڑھی ہے اور کہا ہے کہ ان منافقین کے لئے برابر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی استغفار ان کیلئے بخشش اور رحمت کا سبب بنتی تو اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی استغفار کی بناء پر ان کی بخشش کر نہ دیتا؟

عام مسلمان: بھائی! یہی بات تو سمجھنے کی ہے کہ یہ منافقین چونکہ خود تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گناہوں کی معافی کیلئے دعا کرانا پسند نہیں کرتے تھے تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ وہ منافقین خود تو غرور و نخوت کا مجسمہ بنے اکڑے کھڑے رہیں اور میرا حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائے اور اس بناء پر انکی بخشش ہو جائے۔

ہاں! اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں گناہوں کی معافی کے طلبگار بن کر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا کی وجہ سے وہ یقیناً بخشے جاتے جیسا کہ ابھی سورۃ النساء

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے اللہ کے حکم سے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آجاتے آپ کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

اور مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول ، تو ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا (۶۴) سورۃ النساء

میں گزرا۔

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی ہے کہ اس آیت کریمہ میں محض اس بات کو بیان کرنا مقصود نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں تو وہ بخشے جائیں گے بلکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کے طلبگار بنیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کریں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے لئے دعائے مغفرت فرمائیں تب جا کر ان کی بخشش ہوگی۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بتوں کو پکارو گے تو جہنم میں جاؤ گے مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی بخشش کیلئے پکارو گے تو جنتی بن جاؤ گے۔

مُوَحِّد: اچھا ذرا یہ بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہ جو آتا ہے کہ تم اللہ کے علاوہ کسی اور معبود کو نہ پکارو، تو اس بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

عام مسلمان: بھائی! اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کے علاوہ کسی اور معبود کو نہ پکارو۔ ہم کسی معبود کو نہیں پکارتے ہیں بلکہ نبیوں اور ولیوں کو پکارتے ہیں اور انہیں اللہ کا بندہ سمجھ کر پکارتے ہیں معبود سمجھ کر نہیں۔ برخلاف مشرکین کے کہ وہ اپنے بتوں کو معبود سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔

مُوَحِّد: اچھا اس آیت میں تو ہے کہ کسی اور معبود کو نہ پکارو مگر دوسری آیت میں یہ جو آتا ہے کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں تم اللہ کے ساتھ کسی بھی اور کو نہ پکارو یعنی معبود سمجھ کر پکارنے کی قید نہیں لگائی؟

عام مسلمان: اے بھائی! اگر اس آیت کریمہ کا یہ مطلب لیا جائے کہ مسجدوں میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہ پکارو تو یہ بتاؤ کہ تم مسجد میں اذان دیتے ہوئے یہ نہیں کہتے ہو "**حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح**" کہ آؤ نماز کی طرف، آؤ فلاح و بہبود کی طرف۔ بتاؤ کیا تم یہ اللہ تعالیٰ کو نماز اور فلاح کے لئے پکار رہے ہو) نعوذ باللہ (یا بندوں کو؟

مُوَحِّد: بندوں کو! نعوذ باللہ ہم اللہ کو نماز کیلئے کیسے پکار سکتے ہیں، وہ تو نماز پڑھنے سے پاک ہے اور فلاح تو وہ خود عطا فرماتا ہے۔ ہم اس کو فلاح کی طرف کیسے پکار سکتے ہیں۔

عام مسلمان: بس یہی تو میں تم سے کہلوانا چاہتا تھا، اب ذرا یہ بتاؤ کہ تم مسجدوں میں لوگوں کو کیوں پکارتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے منع بھی فرمایا ہے کہ تم مسجدوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو اور تمہاری تو بڑی بڑی مسجدیں ہیں اگر تم دین نہ پھیلاؤ گے تو اور کون پھیلائے گا پس آج سے یا تو اپنی مسجدوں میں اذان دینا بند کردو یا کم از کم "**حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح**" کے جملے تو ضرور نکال دو۔

مُوَحِّد: زِچ ہوتے ہوئے! تو ذرا تم ہی ان آیات کی تشریح کردو۔

عام مسلمان: بھائی! مطلب تو واضح ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر کرتی ہے۔ وہ اس طرح کہ جس آیت میں یہ آیا ہے کہ تم مسجدوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو معبود سمجھ کر نہ پکارو کیونکہ دوسری آیات میں واضح ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔ ہاں اگر بندوں کو بندہ سمجھ کر پکارو گے تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

مُوَحِّد: بات دراصل یہ ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اولیاء کرام کو دُور سے پکارتے ہو اور دُور سے تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سُن سکتا ہے کوئی اور نہیں سُن سکتا۔ تم تو انہیں اسی طرح سننے والا مانتے ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہو۔

عام مسلمان: اچھا بھائی! پہلے ہمارا عقیدہ سن لو کہ ہم انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو دُور سے سننے والا کیسے مانتے ہیں پھر بتاؤ کیا تم اللہ تعالیٰ کو بھی اسی طرح دُور سے سننے والا مانتے ہو تو تب شرک ہوگا ورنہ شرک نہ ہوگا۔

عقیدہ سنو! اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام اور اولیاء عظام میں ایسی قوت سماعت سننے کی طاقت رکھ دیتا ہے کہ وہ دُور و نزدیک کی تمام باتیں سن سکتے ہیں کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں بھی یہی عقیدہ رکھتے ہو کہ اسے بھی کسی نے ایسی قوت عطا کی ہے جس کی بناء پر وہ سنتا ہے یا یہ طاقت اس کی اپنی ہے۔

مُوَحِّد: اللہ تعالیٰ کو سننے کی طاقت کون دے گا! وہ تو اللہ ہے۔

عام مسلمان: بھائی یہی تو فرق ہے کہ انبیاء و اولیاء میں کہ یہ قوت ان میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج ہو کر نہیں سنتا، مگر بندہ اللہ کا محتاج ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس میں یہ قوت رکھ دیتا ہے تو وہ بھی دُور و نزدیک کی ہر بات سن لیتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ تو خود سنتا ہے اسے کوئی سنانے والا نہیں۔

مُوَحِّد: بھلا اللہ تعالیٰ کسی میں ایسی قوت کیوں رکھے گا؟ اسے کیا ضرورت درپیش آ گئی کہ وہ کسی میں ایسی قوت رکھے؟ کیا وہ نبیوں، ولیوں کا محتاج ہے کہ وہ پہلے ہماری باتیں دور سے سنیں پھر اللہ تعالیٰ کو پتا چلے گا ورنہ نہیں۔

عام مسلمان: بھائی مجھے تو یہ پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ضرورت پیش آتی ہے کہ بندہ کو۔ مگر میں اتنی بات ضرور جانتا ہوں کہ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی سیدنا سلیمان علیہ السلام میں دُور و نزدیک سے سننے کی قوت رکھ دی تھی۔ جیسا کہ سورۃ النمل میں ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام جب اپنے تخت پر پرواز کرتے ہوئے چیونٹیوں کی وادی میں آئے تو ایک چیونٹی نے باقی چیونٹیوں سے کہا اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ کہ کہیں سلیمان علیہ السلام کا لشکر بے خیالی میں تمہیں کچل نہ ڈالے

تو سیدنا سلیمان علیہ السلام ان کی یہ بات سن کر مسکرا دیئے اور عرض کیا کہ اے میرے رب (چونکہ تو نے یہ قوت مجھے عطا فرمائی ہے اس لئے) تو مجھے اتنی توفیق عطا فرما کہ میں تیرا شکر ادا کرتا رہوں۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ

یہاں تک کہ جب (ہوا پر اڑتے ہوئے) وہ چیونٹیوں کے میدان پر آئے

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ

تو ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو تم اپنی رہائش گاہوں میں داخل ہو جاؤ (کہیں) سلیمان اور ان کے لشکر تمہیں

وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ

کچل نہ ڈالیں اس حال میں کہ انہیں خبر نہ ہو۔ (۱۸) تو (سلیمان) اس کی بات سے مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

اے میرے رب (اپنی توفیق سے) مجھے اس بات پر قائم رکھ کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

اور یہ کہ میں نیک کام کرتا رہوں جو تو پسند فرمائے۔ اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے (مقرب ترین) نیک بندوں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

(سورۂ نمل)

میں شامل فرما۔ (۱۹)

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت رکھ دی تھی کہ اپنے تخت پر اڑتے ہوئے چیونٹی کی آواز سن رہے ہیں اور ان کی بولی بھی سمجھ رہے ہیں۔

مُوَحِّد: اچھا چلو یہ تو مان لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام میں یہ قوت رکھ دی تھی لیکن یہ جو تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق عقیدہ رکھتے ہو کہ وہ بھی دُور و نزدیک کی تمام باتیں سن لیتے ہیں۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟

عام مسلمان: اے بھائی! پہلے یہ بات تو مان لو کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی میں ایسی قوت رکھ دے تو یہ ممکن ہے اور اسے شرک نہیں کہا جائیگا۔ رہا ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا معاملہ! تو اس بارے میں بیشمار حدیثیں ہیں مثلاً حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

" کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے " (مشکوۃ شریف ص 457 رواہ احمد و ترمذی)

دوسری حدیث ملاحظہ فرمائیں!

"اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام زمین کو کھول دیا پس میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا" (رواہ مسلم 390 جلد 2)

تیسری حدیث ملاحظہ فرمائیں!

"بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم میں جلوہ گر ہوئے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں ابتدائے خلق کی خبریں دینا شروع فرمائیں یہاں تک کہ جنتی، جنت میں داخل ہو گئے اور جہنمی اپنے ٹھکانوں میں، جس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس خطبہ کو یاد رکھا اسے یاد رہ گیا اور جو بھول گیا سو وہ بھول گیا" (بخاری شریف۔ حدیث نمبر 3192)

چوتھی حدیث ملاحظہ فرمائیں!

"کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب (سورج کو گرہن لگنے کے وقت کی نماز) نماز کسوف پڑھائی پھر ارشاد فرمایا کوئی بھی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو کہ میں نے اس جگہ میں ابھی ابھی نہ دیکھ لی ہو" (بخاری شریف۔ حدیث نمبر 1053)

مُوَحِّد: تم یہ جو کہتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کا وارث بنا دیا ہے یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ کائنات تو ہو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے وارث بن جائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ کیا اس کی کوئی مثال قرآن یا حدیث میں آئی ہے؟

عام مسلمان: ہاں بھائی اس کی کئی مثالیں آئی ہیں مثلاً ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو تمام انبیاء کے سردار ہیں قرآن مجید میں تو سیدنا سلیمان علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ ان کو کائنات کی ہر نعمت میں سے حصہ ملا ہے جیسا کہ سورۃ النمل میں ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یعنی اعلان کیا

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور انہوں نے فرمایا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ

اے لوگو ہمیں سکھائی گئی پرندوں کی بولی اور ہمیں ہر چیز میں سے عطا ہوا بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝۱۶ (سورۂ نمل)

یہی (اللہ کا) کھلا فضل ہے۔ (۱۶)

جب سیدنا سلیمان علیہ السلام کو ہر چیز میں سے عطا کیا گیا تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کائنات کے وارث بننے میں کونسی

چیز رکاوٹ ہوسکتی ہے۔

"جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک بھی ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمادی گئی ہیں" (بخاری شریف۔جلد نمبر 1،ص 179)

اور جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں ہے کہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ

اور بیشک نصیحت (کا ذکر کرنے) کے بعد ہم نے زبور میں

الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾

سورۃ انبیاء

لکھ دیا ہے کہ یقیناً زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ (۱۰۵)

نیز سورۃ الاعراف میں ہے

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَ

موسیٰ نے اپنی امت سے فرمایا اللہ سے مدد مانگو اور

اصْبِرُوا ۚ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ ۖ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَ

صبر کرو، بیشک زمین صرف اللہ کی ہے وہ اس کا وارث بناتا ہے جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾

سورۃ اعراف

اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔ (۱۲۸)

ان آیات کریمہ میں تو بالکل واضح طور پر فرمادیا ہے کہ زمین ہماری ہوگی مگر اس کے وارث نیک بندے ہوں گے اب بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس کی زمین کے وارث نہیں ہوسکتے۔

مُوَحِّد: بات کو پھیرتے ہوئے! اچھا یہ تمہاری منتیں مرادیں کیا ہیں یہ شرک نہیں تو اور کیا ہے؟

عام مسلمان: یہ آپ حضرات کی عادت ہے کہ ایک بات میں لاجواب ہونے لگتے ہو تو دوسری بات چھیڑ دیتے ہو بہر حال اس کا بھی جواب لیتے جاؤ کہ جہاں تک تعلق ہے منتوں، مرادوں کا تو اس میں پہلے ہمارا عقیدہ سن لو پھر اعتراض کرنا۔

عقیدہ: ہم منت اس طرح مانتے ہیں اے اللہ یہ صاحب مزار تیرا برگزیدہ بندہ ہے ہم اس کے مزار پر خیرات کریں گے دیگیں

پکائیں گے اور فقراء کو کھلائیں گے پس تو ہماری فلاں مشکل کشائی فرمادے اب بتاؤ اس خیرات کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔

مُوَحِّد: تمہارے اس عقیدہ کے بارے میں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ تم نے مزار والوں کو اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ مان لیا ہے جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ تم یہی عقیدہ رکھتے ہو۔ ہم جب ان کے مزارات پر منت مانیں گے تو ہمارا یہ کام جلدی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرب تھے یہی عقیدہ مشرکین اپنے بتوں کے بارے میں رکھتے تھے جیسا کہ سورۃ الزمر میں ہے کہ

أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط

لوگو سن لو خالص بندگی اللہ ہی کے لئے ہے

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سوا شریک بنا رکھے ہیں (کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر صرف اس لئے کہ یہ ہمیں

اللّٰهِ زُلْفٰى ط اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ط اِنَّ

اللہ کے قریب کر دیں بیشک اللہ ان کے درمیان فیصلہ فرمادے گا جس چیز میں یہ اختلاف کر رہے ہیں یقیناً

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳

سورۃ زمر

اللہ رہنمائی نہیں فرماتا اسے جو نہایت جھوٹا بڑا ناشکرا ہو۔ (۳)

یعنی وہ اپنے بتوں کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ مانتے تھے اور تم بھی اپنے پیروں، فقیروں اور انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ اور وسیلہ مانتے ہو۔

عام مسلمان: اے بھائی! سورۃ الزمر کی جس آیت کا تم نے حوالہ دیا ہے اس میں تو صاف صاف لکھا ہے کہ وہ مشرکین کہتے ہیں کہ ہم ان بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں گے یعنی وہ ان بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے اس بناء پر تو وہ مشرک تھے جبکہ ہم اولیاء و انبیاء کی عبادت نہیں کرتے ہیں اس لئے ہم مشرک نہیں ہیں۔ رہی یہ بات کہ آیا انبیاء کرام اپنے امتیوں کو اللہ تعالیٰ سے قریب کرتے ہیں یا نہیں؟ ذرا تم خود سوچو تو سہی کہ اگر نبی اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے کے لئے نہیں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آنے کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء کرام کو تو بھیجا ہی اس لئے ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے قریب کر دیں۔ مگر بتوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے لئے وسیلہ نہیں بنایا ہے اس لئے برائے مہربانی بتوں والی آیات پڑھ پڑھ کر انبیاء کرام اور اولیاء عظام پر چسپاں نہ کریں یہی بات میں نے شروع میں بھی عرض کی تھی۔

مُوَحِّد: دیکھو تم جن مقدس بندوں کو پکارتے ہو وہ سب مل کر بھی ایک مکھی تو بنا نہیں سکتے ہیں جیسا کہ سورۃ الحج میں ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ

اے لوگو ایک مثال بیان کی گئی اسے کان لگا کر سنو یقیناً

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا

اللہ کو چھوڑ کر تم جن (بتوں) کی عبادت کرتے ہو (اگر) وہ ایک مکھی بھی (بنانا چاہیں تو) ہرگز نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر جمع

لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ

ہو جائیں اور (پیدا کرنا تو درکنار) اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو اس کو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے طالب

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾

اور مطلوب دونوں کمزور ہیں۔ (۷۳) سورۂ حج

دیکھو یہ حال ہے تمہارے خود ساختہ مشکل کشاؤں کا۔

عام مسلمان: بھائی! میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کی تھی کہ جو آیتیں بتوں کے متعلق نازل ہوئی ہیں ان میں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شان تلاش نہ کرو اور نہ ہی ان آیات سے انبیائے کرام و اولیاء عظام کی قدر و منزلت ناپی جا سکتی ہے۔

مُوَحِّد: ارے تم تو ہر آیت کے متعلق یہ کہہ دیتے ہو کہ یہ بتوں سے متعلق ہے تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ یہ آیات انبیاء و اولیا کے متعلق نہیں ہے بلکہ بتوں کے متعلق ہے۔

عام مسلمان: بھائی! یہ آیت کریمہ خود بتلا رہی ہے کہ اس کا تعلق بتوں کے ساتھ ہے انسانوں کے ساتھ نہیں۔

مُوَحِّد: وہ کس طرح؟

عام مسلمان: لو سنو! اس آیت کریمہ میں ان بتوں کی بیچارگی کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے واپس تک تو لے نہیں سکتے تو وہ تمہاری کیا مدد کریں گے۔ ذرا آپ خود غور کرو کہ اگر کوئی انسان کی دوسرے سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو کیا وہ مالک اپنی چیز واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

مُوَحِّد: لے سکتا ہے۔

عام مسلمان: بھائی یہی تو ہم کہتے ہیں کہ جو چھینی ہوئی چیز واپس نہ لے سکے وہ بت ہی ہو سکتا ہے۔ انسان نہیں۔

مُوَحِّد: اچھا بات تو سمجھ آ گئی مگر یہ بتاؤ اگر تمہارے سارے انبیاء و اولیاء اور پیر، فقیر مل بھی جائیں تو کیا ایک مکھی بنا سکتے ہیں؟

عام مسلمان: بھائی جب یہ آیت انسانوں کے متعلق ہے ہی نہیں تو اس کو آپ انبیاء واولیاء عظام پر کیسے چسپاں کر سکتے ہو۔

مُوَحِّد: ضرور دیتے ہوئے! بات نہ بدلو یہ بتاؤ کہ اگر سارے انبیاء واولیاء مل جائیں تو کیا ایک مکھی بھی بنا سکتے ہیں۔

عام مسلمان: ہاں! کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت وطاقت سے مکھی تو مکھی وہ تو پورا جیتا جاگتا پرندہ بنا سکتے ہیں۔

مُوَحِّد: ہنستے ہوئے، وہ کیسے؟

عام مسلمان: دیکھو! سورۃ ال عمران میں ہے

وَرَسُوْلًا

اور رسول ہو گا

اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ

بنی اسرائیل کی طرف (یہ کہتا ہوا) کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لے کر آیا ہوں۔ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں

اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

تمہارے لئے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا ہوں پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اڑنے والی

طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى

ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفایاب کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور برص والے کو اور میں جلاتا ہوں مُردے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ؕ

اللہ کے حکم سے اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس چیز کی جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۴۹﴾

سورۃ آل عمران

بیشک ان سب باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم مؤمن ہو۔ (۴۹)

اب بتاؤ کہ نبی نے مٹی کی مورتی کو جیتا جاگتا پرندہ نہیں بنا دیا۔ پس ثابت ہو گیا کہ مکھی بنانے والی آیت کریمہ بتوں سے متعلق ہے۔ اس کے مقدس بندوں کے لئے نہیں۔ اچھا یہ بتاؤ کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ آیت کریمہ میں پھونک مارنے کا ذکر کیوں آیا ہے۔

مُوَحِّد: نہیں۔

عام مسلمان: دراصل یہ نبی کا دم ہے۔ کہ اگر نبی مٹی پر پھونک مارے یعنی دم کر دے تو اس میں بھی حیات اور زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ تمہاری سمجھ میں میری یہ بات آئے گی تو نہیں۔ کیونکہ تم دم درود کے قائل جو نہیں ہو مگر پھر بھی!

"شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات"

مُوَحِّد: اچھا یہ تو بتاؤ کہ سورۃ فاطر میں یہ جو آتا ہے کہ


يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
داخل کرتا ہے رات کو دن میں
وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي
اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور اس نے کام میں لگا رکھے سورج اور چاند ہر ایک مقرر معیاد
لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
تک جاری ہے ؛ یہ ہے (عظمت والا) اللہ تمہارا رب اسی کا ہے سارا ملک اور وہ (باطل معبود) جنہیں اللہ کے
مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾
سوا تم پوجتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے کسی چھلکے کے (بھی) مالک نہیں۔ (۱۳)
سورۃ فاطر

عام مسلمان: ارے بھائی! پھر تم نے وہی حرکت کی کہ بتوں والی آیات اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں پر چسپاں کر دی۔

مُوَحِّد: جو آیات بھی ہم پیش کرتے ہیں تم اس کے بارے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دیتے ہو کہ یہ بتوں سے متعلق ہے۔ ذرا اب ثابت کرو کہ یہ آیت بھی بتوں سے متعلق ہے۔

عام مسلمان: بھائی! تم خود اسی آیت کریمہ میں غور کر لو تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ آیت بھی بتوں سے متعلق ہے۔ کہ اس میں یہ بتلایا جا رہا ہے "تم جنہیں اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے اوپر کے چھلکے کے مالک نہیں ہیں" اب تم یہ بتلاؤ کیا یہ ممکن ہے کہ انسان پورے کے پورے کھجوروں کے باغات کا مالک تو ہو مگر ان باغات کی کھجوروں کی گٹھلیوں کے اوپر کے چھلکوں کا مالک نہ ہو۔

مُوَحِّد: یہ تو ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ جب وہ تمام کھجوروں کے درختوں کا مالک ہوگا تو ان پر لگی ہوئی تمام کھجوروں کا بھی مالک ہوگا۔ اور جب وہ کھجوروں کا مالک ہوگا تو کھجوروں کی گٹھلیوں کے اوپر کے چھلکے کا بھی مالک ہوگا۔

عام مسلمان: بھائی! یہی بات تو میں سمجھانا چاہتا تھا کہ جنہیں وہ مشرکین اللہ کے سوا پکارتے تھے وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں کیونکہ وہ تو پتھروں کے تراشے ہوئے بت ہیں انسان نہیں کیونکہ انسان تو پورے کے پورے کھجوروں کے باغات کا مالک ہو جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ آیت بھی بتوں سے متعلق ہے مقدس شخصیات سے متعلق نہیں۔

مُوَحِّد: زِچ ہوتے ہوئے۔ ارے تم نے حد کر دی ہے اپنی باتیں ہی منواؤ گے اور ہماری ایک نہ سنو گے، اچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ہم فوراً سمجھ لیں کہ یہ آیت بتوں سے متعلق ہے اور یہ آیت اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں کے متعلق

ہیں۔

عام مسلمان: ہاں بھائی اندازہ پیش کیا جاسکتا ہے ورنہ تو اس بات کو تفسیروں میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔

مُوَحِّد: بے صبری سے! وہ اندازہ کیا ہے؟

عام مسلمان: تحمل سے، جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں کے متعلق کوئی آیت پڑھے تو تم اس میں غور کرو کہ اگر اس میں **"من دون اللّٰہ"** یا **"من دونہ"** کے کلمات ہیں سمجھ لو کہ ان سے مراد بت ہیں۔ کیونکہ **"من دون اللّٰہ"** یا **"من دونہ"** کا معنی ہے اللہ کو چھوڑ کر، کیونکہ وہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان بتوں کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور ان کی عبادت کرتے تھے اور **"من دون اللّٰہ"** سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ وہ مشرکین اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوتے ہوئے اپنے بتوں کو مستقل مانتے تھے۔ کہ اللہ چاہے یا نہ چاہے یہ ہمارے بت ہمارا کام کر دیں گے۔ اس لئے تو بار بار ان آیات میں **"من دون اللّٰہ"** کے کلمات آرہے ہیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہیں پکارتے تھے مگر ہم تو اللہ تعالیٰ چھوڑ کر ان مقدس بندوں کو نہیں پکارتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت دیتے ہوئے انہیں مانتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت دیتے ہوئے یوں کہتے ہیں نبی اللہ، حبیب اللہ، ولی اللہ وغیرہ اور ہم مقدس بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محتاج مانتے ہوئے پکارتے ہیں۔

مُوَحِّد: اچھا یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ بتوں والی آیات میں **"من دون اللّٰہ"** یا **"من دونہ"** کے کلمات آتے ہیں۔ اب ذرا یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں والی آیات میں بھی کوئی ایسا کلمہ آتا ہے جس کی بناء پر پہچان لیں کہ یہ آیات اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں سے متعلق ہے۔

عام مسلمان: ہاں بھائی! اس کے بارے میں اتنا عرض ہے کہ مقدس حضرات کے بارے میں چونکہ بیشمار آیات آئی ہیں اس لئے سرِ دست صرف اتنا عرض ہے کہ مقدس شخصیات کے اختیارات جہاں بیان کئے ہیں وہاں یا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کا ذکر ہے یا **"باذن اللّٰہ"** کے کلمہ کو ذکر کیا ہے کہ یہ رب کے فضل سے ہے۔ یا یہ کہ **"باذن اللّٰہ"** یعنی رب کے حکم و اجازت سے یہ کام ہوا ہے۔ مثلاً آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے بیان میں بار بار **"باذن اللّٰہ"** آرہا ہے۔ اور اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم **"من دون اللّٰہ"** والے نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو کر ان مقدس شخصیات کو پکاریں بلکہ **"باذن اللّٰہ"** والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اذن سے ان کے تصرفات کو مانتے ہیں۔ یعنی اپنے بزرگوں پر **"من دون اللّٰہ"** والی آیات چسپاں نہیں کرتے ہیں بلکہ **"باذن اللّٰہ"** سے انہیں پہچانتے ہیں پس ان سے معجزات اور کرامات اور تصرفات کے قائل ہیں۔ آیات ملاحظہ فرمائیں۔ ہم اپنے بزرگوں کو اس طرح نہیں مانتے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو جائیں بلکہ ہم تو اپنے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ کے اذن، (حکم) کا محتاج مانتے ہوئے

يَاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

اے لوگو ایک مثال بیان کی گئی اسے کان لگا کر سنو یقیناً

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

اللہ کو چھوڑ کر تم جن (بتوں) کی عبادت کرتے ہو (اگر) وہ ایک مکھی بھی (بنانا چاہیں تو) ہرگز نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر جمع

لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ

ہو جائیں اور (پیدا کرنا تو درکنار) اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو اس کو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے طالب

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾

سورۂ حج

اور مطلوب دونوں کمزور ہیں۔ (۷۳)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ

داخل کرتا ہے رات کو دن میں

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَّجْرِىْ

اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور اس نے کام میں لگا رکھے سورج اور چاند ہر ایک مقرر معیاد

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

تک جاری ہے ؛ یہ ہے (عظمت والا) اللہ تمہارا رب اسی کا ہے سارا ملک اور وہ (باطل معبود) جنہیں اللہ کے

مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۳﴾

سورۂ فاطر

سوا تم پوجتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے کسی چھلکے کے (بھی) مالک نہیں۔ (۱۳)

باذن اللہ والی آیت

وَرَسُوْلًا

اور رسول ہو گا

اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ

بنی اسرائیل کی طرف (یہ کہتا ہوا) کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لے کر آیا ہوں۔ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں

اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

تمہارے لئے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا ہوں پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اڑنے والی

طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى

ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفایاب کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور برص والے کو اور میں جلاتا ہوں مُردے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ

اللہ کے حکم سے اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس چیز کی جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۴۹﴾

سورۂ آل عمران

بیشک ان سب باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم مؤمن ہو۔ (۴۹)

مُوَحِّد: اے تم نے تو پورا زور اس بات پر خرچ کر دیا ہے کہ یہ آیات بتوں سے متعلق ہیں اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں سے متعلق نہیں۔ لیکن دراصل یہ جو بت ہیں وہ بزرگ اور مقدس شخصیات کے بنائے گئے تھے یعنی دراصل پوجا ان بتوں کی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان بزرگ شخصیات کی ہوا کرتی تھی اس لئے یہ بات مان لو کہ بتوں والی آیات کو مقدس حضرات پر چسپاں کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عام مسلمان: حیران ہوتے ہوئے! وہ کیسے؟ اپنی بات واضح کرو۔

مُوَحِّد: یہ کہنا غلط ہے کہ بت پرست بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ لوگ بھی پتھر کو پتھر ہی جانتے ہی۔ اگر پتھروں کی پوجا مقصود ہوتی تو وہ پہاڑ کی پوجا کرتے۔ جہاں بڑے بڑے پتھر ہوتے ہیں۔ اور سڑکوں پر پتھر استعمال کر کے پتھر کی بے حرمتی کبھی نہ کرتے۔ مگر پتھر کو جب کسی قابل احترام بزرگ شخصیت سے منسوب کر کے لایا جاتا ہے تو پھر اس پتھر کا احترام کرنا اور اس کی پوجا کرنا وہ فرض جانتے ہیں وہ ان بزرگوں کی پوجا کرتے ہیں جن سے وہ پتھر یا لکڑی کا بت منسوب ہوتا ہے۔ مقصود بت نہیں بلکہ بزرگ کی ذات ہوتی ہے۔ بت کا پجاری دنیا میں کوئی نہیں ہے بلکہ پوجا بزرگ کی مقصود ہوتی ہے۔ احادیث کی کتب

میں صاف بیان ہے کہ مشرکین پتھروں کی پرستش نہیں کرتے تھے بلکہ ان 360 بتوں کو انہوں نے اللہ کے نیک بندوں سے منسوب کر رکھا تھا ان میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی تھا۔ اور لات کون تھا۔ نہ صرف ایک بت نہیں تھا بلکہ عرب کا ایک نیک شخص تھا جو حاجیوں کو ستو کھلاتا تھا۔ ان کی خدمت کرتا تھا آپ حیران ہونگے کہ اس کے مرنے کے بعد مشرکین مکہ نے اس کا بت بنا کر اسے اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ وسفارشی بنا رکھا تھا۔ اور جیسا کہ قرآن پاک میں قوم نوح کے پانچ معبودوں ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کا ذکر ہے، جن کی پرستش کی وجہ سے قوم نوح کو غرق کیا گیا۔ یہ پانچ افراد قوم نوح کے صالح لوگ تھے جن کو موت کے بعد لوگوں نے اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ جیسا کہ ان کے بارے میں قرآن میں بیان ہے۔ اس قوم کے سرداروں نے اپنی قوم سے کہا!

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ

اور انہوں نے کہا کہ ہرگز نہ چھوڑنا

اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ

اپنے معبودوں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور

نَسْرًا ۚ (۲۳)

سورۃ نوح

نسر کو۔ (۲۳)

عام مسلمان: یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ مشرکین ان بتوں کے پردے میں مقدس شخصیات کی پوجا کرتے تھے کیونکہ یہ عقیدہ تو ان بزرگ شخصیات کو جہنم میں پہنچا دے گا جبکہ ان کا تو اس میں کوئی بھی قصور نہیں جیسا کہ سورۃ انبیاء میں ہے!

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ

بیشک تم اور اللہ کے سوا جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں

اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ (۹۸)

سورۃ انبیاء

تم (سب) اس میں پہنچنے والے ہو (۹۸)

اگر پوجا ان بتوں کی نہیں ہو رہی بلکہ ان بزرگ شخصیات کی ہو رہی ہے" تو آپ ذرا خود غور فرمائیے کہ سیدنا نوح علیہ السلام کے زمانے کے پانچ بزرگ کیا مشرکین کے شرک کرنے کی بناء پر اپنے نا کردہ جرم کی سزا خواہ مخواہ اس طرح پانے لگیں کہ ہمیشہ

ہمیشہ کیلئے جہنم کا ایندھن بن جائیں۔

بھلا بتلائیے تو سہی کہ اس میں ان بزرگ شخصیات نے کیا قصور کیا ہے اور کس جرم کی پاداش میں انہیں جہنم میں داخل کیا جائیگا جبکہ قرآن مجید میں رب العالمین نے یہ بات بھی ارشاد فرمادی ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ

فرمایئے کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا

اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

رب تلاش کروں؟ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور کوئی شخص برائی نہیں کرتا

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

مگر وہ اسی کے ذمہ پر ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

سورۃ الانعام

طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں خبر دے گا اس چیز کی جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (۱۶۴)

یعنی یہ ممکن نہیں ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ یہ تو اس طرح ہوگا کہ شرک تو کریں مشرکین اور ان کے جرم کی سزا ان مقدس شخصیات کو ملے۔ تو اس کا مطلب تو یہ ہوجائے گا کہ کوئی بھی شخص کسی موحد شخص کی ڈمی (Dummy) بنائے اور اس کی چندرز پوجا پاٹ کرے یا کسی ہندو کی منت سماجت کرے کہ تم تو یہ کام کرتے ہی رہتے ہو اپنے رام کی خاطر میرے لئے ذرا دیر کیلئے اس دمی کی بھی پرستش کرلو اور جب وہ ہندو اس کی پرستش کرلے پھر یہ شخص شور مچادے کہ یہ ڈمی والی عظیم الشان موحد شخصیت تو جہنمی ہے کیونکہ دراصل اس کی ڈمی (Dummy) ہے اور سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمادیا ہے کہ اے مشرکو! تم اور جنکی تم پوجا کرتے ہو جہنم کا ایندھن ہیں پس اے لوگو سن لو میں تو اس شرک سے توبہ تائب ہوتا ہوں۔ رہ گیا یہ ڈمی (Dummy) والا تو اس کا تو میں نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت سے پتہ کاٹ دیا ہے یہ تو گیا جہنم میں، اور میں تو ہوں جنتی۔

اب آپ خود غور فرمائیں کہ اس کا یہ عقیدہ کتنا مضحکہ خیز ہے کہ کوئی بھی انسان جس وقت جسکو اور جب چاہے جہنمی بنادے۔

مُوَحِّد: بگڑتے ہوئے! ارے یہ خواہ مخواہ کی جھک جھک نہ کرو تمہاری یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ بھلا پھر ان بتوں کے نام ان مقدس شخصیات کے ناموں پر کیوں رکھے گئے؟

عام مسلمان: بھائی ذرا تم خود انصاف اور ٹھنڈے دل سے سوچو تو سہی کہ اگر کسی نے ان بتوں کے نام ان بزرگوں اور مقدس شخصیات

کے ناموں پر رکھ دیئے تو اس میں ہمارا اور ان مقدس شخصیات کا کیا قصور ہے۔ اچھا ذرا یہ بتاؤ تمہارا کیا نام ہے؟

مُوَحِّد: (پورے جوش میں) "کامران"

عام مسلمان: اچھا یہ بتاؤ اگر کوئی ہندو اپنے کسی بت کا نام "کامران" رکھ لے تو کیا تم بھی اس بت کے ساتھ جہنم میں جاؤ گے جبکہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ!

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

پھر اگر تم نہ کر سکے اور ہرگز نہ کر سکو گے

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ

تو بچو اُس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار کی گئی ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ سورۃ البقرہ

کافروں کے لئے (۲۴)

تمہارا جہنم میں جانا اس لئے ضروری ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں سے فرمایا ہے کہ تم اور جن کی تم پوجا کرے ہو جہنم میں جاؤ گے۔ یعنی وہ ہندو، مشرک اس لئے جہنم میں گیا کہ وہ مشرک تھا اور وہ بت اس لئے جہنم میں جائے گا جیسا کہ

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

پھر اگر تم نہ کر سکے اور ہرگز نہ کر سکو گے

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ

تو بچو اُس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار کی گئی ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ سورۃ البقرہ

کافروں کے لئے (۲۴)

میں بیان کیا گیا ہے۔ اور تم اس لئے جہنم میں جاؤ گے کہ درحقیقت اس بت کی پوجا نہیں کی گئی بلکہ تمہاری پوجا کی گئی کیونکہ تم نے ابھی خود تو کہا ہے کہ دراسل پوجا بتوں کی نہیں ہوتی بلکہ ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کے ناموں پر ان بتوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ اب بتاؤ تم جہنم سے اپنی جان کیسے چھڑا پاؤ گے۔

مُوَحِّد: (بوکھلاتے ہوئے) ارے! تمہاری تو مثالوں نے مروا دیا ہے کوئی ڈھنگ کی بات تو زبان سے نکالا کرو۔

عام مسلمان: (سنجیدگی سے) اے پیارے بھائی! پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم ابھی ابھی قرآن مجید سے یہ

بات ثابت کئے دیتے ہیں کہ صرف ایک جیسے نام ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ دیکھو! اس آیت کریمہ کی روشنی میں جس طرح وہ بزرگ شخصیات جہنم میں جانے سے بچ جائیں گی۔ وہاں تم بھی جہنمی ہونے سے بچ سکو گے بشرطیکہ تم نے ہدایت حاصل کرلی ہو!

مُوَحِّد: (بے صبری سے) اچھا پھر بتاؤ نا کہ وہ کونسی آیت ہے، رک کیوں گئے ہو؟

عام مسلمان: اے بھائی! تمہاری یہ بے قراری اور بے صبری بتلا رہی ہے کہ اس وقت تمہیں نہ تو ان بزرگ شخصیات سے کوئی سروکار ہے اور نہ ان بتوں کی پرواہ ہے بلکہ تمہیں تو صرف اور صرف اپنی پڑی ہے کہ کسی بھی طرح تم جہنمی ہونے بچ جاؤ۔ اچھا تو سنو! کہ پوجا دراصل ان بتوں ہی کی ہوا کرتی تھی نہ کہ بزرگ شخصیات کی۔ رہی یہ بات کہ بتوں کے نام تو ان مقدس شخصیات کے ناموں پر ہوا کرتے تھے تو اس کا جواب دینے کیلئے ہمیں کسی قسم کی تگ ودو کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ کیونکہ رب العالمین نے قرآن مجید میں اس بات کا جواب سورۃ النجم میں واضح طور پر عطا فرما دیا ہے کہ یہ صرف نام ہی نام ہیں یعنی ان بتوں کا ان

إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

یہ تو صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کے بارے میں کوئی

بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۖ

دلیل نہیں اتاری وہ نہیں پیروی کرتے مگر گمان اور اپنی نفسانی خواہشوں کی

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿٢٣﴾

(سورۃ النجم)

حالانکہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ چکی۔ (۲۳)

مقدس شخصیات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، ملاحظہ ہو!

اچھا لگے ہاتھوں ایک اور بھی دلیل لیتے جاؤ کہ پوجا ان بتوں کی ہوا کرتی تھی نہ مقدس شخصیات کی دیکھو کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور بتوں کے پوجنے والوں کے درمیان مکالمہ قرآن مجید میں موجود ہے کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے مشرکین سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو تو مشرکین نے صاف صاف کہا کہ ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ہم انہی بتوں کیلئے دل جمعی کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ

جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنے (مخاطب مشرک) لوگوں سے فرمایا تم کس کی عبادت کرتے ہو۔ (۷۰) انہوں نے کہا ہم بتوں کی

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾

سورۂ شعراء

عبادت کرتے ہیں تو ہم انہی کے لئے جم کر بیٹھے رہتے ہیں۔ (۷۱)

مُوَحِّد: اچھا تو حدیث میں جو آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی بت تھا جسے خانہ کعبہ سے فتح مکہ کے موقع پر نکالا گیا تھا تو اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

عام مسلمان: اے بھائی! رہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بت کا معاملہ تو اس کے متعلق کہیں پر یہ بات نہیں ملتی کہ اس بت کی پوجا کی جاتی تھی بلکہ احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس بت کو تو مشرکین نے پانسے پلٹنے کے تیروں کیلئے رکھا ہوا تھا جیسا کہ بخاری شریف میں اس سلسلے میں تفصیلی حدیث موجود ہے ورنہ کہیں تو یہ بات بھی آتی کہ لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی معبود بنالیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ "انہیں" لوگوں نے معبود بنالیا تھا۔

مُوَحِّد: (قہقہہ مارتے ہوئے) لو پھنس گئے تم، اسے کہتے ہیں "اپنے ہی دام میں صیاد آ گیا" دیکھو ہمارا سارا مسئلہ تو تم نے خود ایک ہی جملے میں حل کر دیا ہے۔ اب بتاؤ کہ جس دلیل سے تم حضرت عیسی علیہ السلام کو بچاؤ گے کہ ان کی پوجا کی جاتی تھی اس کے باوجود بھی وہ جہنم میں نہیں جاسکتے ہیں۔ اسی دلیل سے ہم ان مقدس شخصیات کو بھی جہنم میں جانے سے بچالیں گے۔ ہمارا مقصد بھی پورا ہوجائے گا کہ پوجا دراصل ان مقدس شخصیات ہی کی کیجاتی تھی مگر اس کے باوجود بھی وہ جہنم میں نہیں جائیں گے جس طرح کہ حضرت عیسی علیہ السلام جہنم میں نہیں جاسکتے ہیں۔

عام مسلمان: اے بھائی! مجھ پر اتنا بڑا الزام نہ لگاؤ! میں نے یہ کب کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پوجا کی جاتی تھی بلکہ میں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ان عیسائیوں نے معبود مان لیا تھا۔

مُوَحِّد: اچھا اگر یہ بات ہے تو یہ بتاؤ کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی عبادت کئے بغیر انہیں معبود کیسے مان سکتے ہیں۔

عام مسلمان: اے بھائی! اگر معبود کیلئے ضروری ہے کہ اس کی عبادت بھی کی جائے تو بھلا یہ تو بتاؤ کہ قرآن مجید نے حضرت مریم علیہا السلام کو "اِلٰہ" (معبود) کیوں کہا ہے جبکہ عیسائی حضرت مریم کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔

مُوَحِّد: (جلدی سے) وہ کیسے؟

عام مسلمان: دیکھو قرآن مجید میں ہے کہ!

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

اور جب اللہ فرمائے گا اے عیسیٰ مریم

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ

کے بیٹے کیا تم نے کہا تھا لوگوں سے کہ مجھے اور میری ماں کو دو معبود بنا لو اللہ

اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۢ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ

کے سوا وہ عرض کریں گے تو پاک ہے۔ میرے لائق نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ

کہا ہوتا تو اُسے تو ضرور جانتا تو میرے دل میں چھپی ہوئی ہر بات جانتا ہے اور جو تیرے علم میں ہے میں اسے نہیں جانتا

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

المائدة

بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ (۱۱۶)

تو اب بتاؤ کہ کیا قرآن مجید میں حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو معبود کیوں کہا ہے جبکہ ان کی عبادت بھی نہیں کی گئی۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو کسی بھی عیسائی سے خود پوچھ سکتے ہو کہ آیا وہ لوگ عیسی علیہ السلام کی یا حضرت مریم علیہا السلام کی عبادت کرتے ہیں تو وہ خود یہ بات بتائیں گے کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے ہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

مُوَحِّد: ارے بھائی! یہ تو تم بڑی بے ایمانی کرتے ہو کہ اچھے بھلے لاجواب ہوتے ہوئے اچانک قرآن مجید کو درمیان میں لے آتے ہو۔ اچھا چلو اس آیت سے تو یہ بات واضح ہے کہ معبود ماننے کیلئے عبادت کا کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں اس آیت میں حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہا السلام کو معبود تو کہا گیا ہے اور عیسائیت سے یہ بات بھی واضح ہے کہ کوئی عیسائی ان کی عبادت نہیں کرتا۔ اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ یہ عیسائی جب حضرت عیسی و مریم علیہ السلام کی عبادت بھی نہیں کرتے ہیں پھر انہیں مشرک کیوں کہا گیا ہے۔

عام مسلمان: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ عیسائیوں کو کہیں بھی مشرک کہا گیا ہے ہاں میں اس وقت اس بات پر اصرار نہیں کرتا ہوں کہ کہیں بات کا رخ بدل نہ جائے بلکہ تمہارے اصرار پر اگر بالفرض یہ مان بھی لوں تو پھر میں یوں عرض کروں گا کہ عیسائی دراصل اس بناء پر مشرک قرار نہ پائیں گے کہ انہوں نے حضرت عیسی و مریم علیہا السلام کی عبادت کر کے انہیں معبود مانا تھا بلکہ

وہ تو مشرک اس بناء پر ہوئے کہ انہوں نے حضرت عیسی کو اللہ کا بیٹا تسلیم کیا تھا۔ کیونکہ باپ اور بیٹے تو ایک ہی جنس سے ہوتے ہیں ظاہر ہے جس طرح انسان کا بیٹا انسان ہوتا ہے۔ الہٰ معبود کا بیٹا بھی معبود ہوگا نا۔ پس ثابت ہوا کہ عیسائیوں کے مشرک (کافر) ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اِبن اللہ کا درجہ دیا ہے۔

خلاصہ کلام

عام مسلمان: معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک توحید، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کا نام نہیں بلکہ انبیاء اور اولیاء کی گستاخی کا نام ہے کیونکہ آپ حضرات توحید کی وضاحت کی شروعات ہی یہاں سے کرتے ہیں کہ تمہارے یہ خود ساختہ حاجت روا اور مشکل کشاء (انبیاء اور اولیاء) کچھ بھی نہیں کر سکتے اور وہ تمام آیت جو کہ بتوں اور مشرکوں سے متعلق آئی ہیں وہ تمام کی تمام انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کر کر کے ان کو اتنا بے توقیر کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ ایک عام مسلمان اپنے نوکر سے تو کام کرنے کیلئے کہہ سکتا ہے اور اسے اپنے مشکل میں پکار سکتا ہے لیکن اگر کسی نے کسی بھی مقدس ہستی کو پکار لیا تو آپ حضرات کا ایک لہراتا ہوا شرک کا فتویٰ اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

مُوَحِّد: ہم پر یہ الزام ہے کہ ہم نے بتوں اور مشرکوں والی آیات کو جان بوجھ کر انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کیا ہے۔ ہاں بھئی! غلطی سے اگر ایسا ہو بھی گیا ہے تو اس میں اتنا برہم ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ خواہ مخواہ کا غصہ کسی اور پر جا کر نکالو۔

عام مسلمان: بھائی! اتنی ہٹ دھرمی بھی ٹھیک نہیں ہے کچھ تو خوف خدا کرو ہمارے علماء تو شروع سے اس بات پر زور دیتے آرہے ہیں کہ دیکھو یہ تم کیا کر رہے ہو کہ انبیاء اور اولیاء پر مشرکوں والی آیات پڑھ کر کیوں چسپاں کر رہے ہو۔ پس اس وقت تم اور تمہارے علماء کہاں تھے انہوں نے ہمارے علماء کی بات پر کان کیوں نہ دھرے کہ آج اُمت کے ایک حصے کو گمراہی کی دلدل میں ڈال دیا ہے اور ہمارے علماء آج سے اس بات کی وضاحت نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان عالی تو پندرہ سو سال پہلے سے موجود ہے جسے ہم پیش کرتے آئے ہیں اور ہم کہتے رہے ہیں کہ خدارا تم اس حرکت سے باز آجاؤ ورنہ تم بھی اس حدیث کے مصداق بن جاؤ گے۔ حدیث ملاحظہ ہو!

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں کو مخلوق خدا میں بد بخت ترین جانتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ جو آیات کافروں (مشرکوں) کے متعلق نازل ہوئی ہیں ان لوگوں نے ان آیات کو مومنین پر چسپاں کرنا شروع کر دیا ہے" (بخاری شریف جلد 2 ص 1024)

مُوَحِّد: بھائی! اتنا غصہ نہ کرو اللہ جانتا ہے کہ یہ جو کچھ ہوا ہے انجانے میں ہوا ہے۔

عام مسلمان: بھائی اتنا بھی انجانہ پن کیا۔ کہ لوگوں کے سمجھانے کے باوجود کئی سو سال سے اس اندھیرے میں انجان بنے چلے جا رہے ہو۔ بہر حال انشاء اللہ دوبارہ پھر عنقریب ملاقات ہوگی۔ اور اب ذرا سنبھل کر آنا کہ پھر تم اپنے عقائد کے بارے میں کہیں یہی نہ کہتے چلے جاؤ کہ بھائی اچانک اور انجانے میں یہ غلطیاں سرزد ہوگئی ہیں۔ اور آپ یہ بات جانتے ہیں کہ ایسی غلطیوں کا ازالہ

صرف سوری Sorry کرنے سے نہیں ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس ناپاک عقیدے کو جتنی کوشش کر کے پھیلایا ہے اسی قدر کوشش کر کے مٹایا جائے۔ اور اپنی غلطی کا ازالہ کر کے ہمارے عقیدے کی تائید کرو۔

مُوَحِّد: بیچارگی سے! اچھا ذرا یہ بتاؤ کہ جن لوگوں نے ہمارے کہے میں آ کر یہ غلط عقیدہ اپنا لیا ہے تو آیا اُن کے وبال سے ہمارا چھٹکارا ہوسکتا ہے؟

عام مسلمان: بھائی! جو لوگ صحیح عقیدہ، عاشق مصطفی تھے اگر آپ کے چکر میں آ کر بے راہ روی کا شکار ہو گئے ہیں تو ان میں سے جو زندہ ہیں انہیں اپنے پہلے عقیدے کے بارے میں واضح طور پر آگاہ کرو کہ ہم کھلم کھلا گمراہی میں تھے اور ہمیں اس بات پر پچھتاوا ہے کہ ہم انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے متعلق گھناؤنی سازش کرتے رہے ہیں اور انہیں مزید یہ بھی کہہ دو کہ اب ہم تم پر یہ بات واضح کر رہے ہیں لہذا اب تم لوگ سیدھے راستہ پر آجاؤ کہ روز قیامت ہم تمہارے جوابدہ نہ ہونگے۔ ہاں اور جو لوگ انبیاء واولیاء کی گستاخیاں کرتے کرتے مر گئے ہیں وہ تو گئے جہنم میں اب ان کا کفر جو کہ تمہاری غلط بیانی کی بناء پر ہوا تھا اس کے وبال سے بچنے کیلئے ہمیشہ توبہ واستغفار کرتے رہو شاید کہ اللہ تعالیٰ تمہارے استغفار کے اخلاص کو دیکھ کر معاف فرمادے تو یہ بھی اس کی عنایت ہوگی۔

مُوَحِّد: "بھوں بھوں" (پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے)! میں سابقہ عقیدہ سے توبہ کرتا ہوں اور صدق دل سے توبہ تائب ہوتا ہوں کہ ہائے ساری زندگی ہم کیا کرتے رہے کہ شرک کے پردہ میں کفر کی کمائی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ ہائے ہمارا یہ عقیدہ تو خارجیوں والا عقیدہ تھا، ہائے ہائے ہم یہ کیا کرتے رہے کہ ہائے اللہ ہم نے شیطانوں، بتوں اور مشرکوں کی آیات کا مصداق انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو قرار دیا، یہ تو ایسا ہی ہے کہ ایک بھنگی کے احکامات وزیر اعظم یا صدر پر لگائے جانے لگیں بلکہ یہ تو اس سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے۔ ہائے! ہم نے یہ کیا کیا بس اب تو اگر اللہ تعالیٰ ہماری توبہ کو قبول فرمالے تو اس کا کرم ورنہ تو ہم یقینا جہنم میں جانے کے حقدار ہیں۔

عام مسلمان: تسلی دیتے ہوئے کہ اے بھائی! اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے فکر نہ کرو۔

مُوَحِّد: آنسو بہاتے ہوئے! وہ تو غفور الرحیم ہے مگر ہمارا جرم بھی تو دیکھو کہ ہم نے بھی کوئی حد ہی کردی ہے گستاخی کرنے میں کہ ناپاک ترین چیز" بت اور شرک" کا حکم اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ پاک ہستیوں (انبیاء اور اولیاء) پر لگایا ہے۔

عام مسلمان: اچھا اب تمہاری بخشش کا ہمارے پاس تو ایک ہی حل ہے۔

مُوَحِّد: ہچکیاں لیتے ہوئے! ہاں وہ۔۔۔۔۔ کیسے؟

عام مسلمان: کہ بس نبی آخر الزماں کے دامن سے چمٹ جاؤ اور ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو انشاء اللہ تمہاری بخشش ہو جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے اللہ کے حکم سے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آجاتے آپ کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

سورۂ نساء

اور مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول، تو ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا (٦٤)

اور اے میرے عزیز از جان بھائی ان لوگوں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ناطہ توڑ لو جن کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے کہ بروز قیامت وہ گستاخانِ مصطفی حسرت و یاس سے یوں کہیں گے!

الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾

راستہ اختیار کر لیا ہوتا۔ (٢٧) ہائے افسوس کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔ (٢٨)

سورۂ فرقان